۲۹

۲۱/۷/۲۳ھ
۲۹

۱۱۹/۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج مسائل کے بارے میں

۱۔ سرکاری زمین پر مدرسہ بنانا کیسا ہے؟ اور اگر عرصہ دراز سے سرکاری جگہ پر قائم ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آیا اسے منہدم کیا جائے گا یا سرکار سے قیمتاً وہ زمین حاصل کرنے کی کوشش کی جائے؟ اگر قیمتاً بھی نہ مل سکے تو ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا؟

۲۔ اہل بدعت یا غیر مقلدین کے مدارس پر قبضہ کرنا اور وہاں صحیح دینی تعلیم جاری کرنا کیسا ہے؟

مستفتی
محمد عثمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱۔ حکومت کی زمین پر حکومت کی اجازت کے بغیر مدرسہ بنانا جائز نہیں اور اگر مدرسہ بنا دیا ہے تو اس مدرسہ کا حکم یہ ہے کہ اس مدرسہ کو باقی رکھا جائے اور حکومت سے اس زمین کی اجازت لی جائے یا قیمتاً اس زمین کو خریدا جائے۔ اگر قیمتاً یہ زمین مل جائے تو پھر اس زمین کو مدرسہ کے لیے وقف کیا جائے اور اگر قیمتاً یہ زمین نہ مل سکے تو اس مدرسہ کو گرایا نہ جائے البتہ اگر حکومت خود اس کو خالی کروائے تو اس کو اس کا اختیار ہے۔

۲۔ مدارس کی بنیاد للّٰہیت اور دینی تعلیم کے فروغ کے لیے ہوتی ہے اس لیے واقف یا انتظامیہ مدرسہ و کمیٹی کے ذمے ہے کہ مدارس میں تعلیم دینے کے لئے اہل حق علماء کا انتظام کریں اور اگر کمیٹی و انتظامیہ اس سے غفلت برتتی ہے تو اہل محلہ پر لازم ہے کہ انتظامیہ کو تیار کریں اور اس کو مجبور کریں کہ اہل ہوی اور بدعت کو برطرف کرے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو بھی لڑائی جھگڑے و فتنے کے خوف کے وقت قبضہ کرنا درست نہیں۔

(جاری ہے ....)

وحاصل ما ذكره صاحب البحر في رسالته ((التحفة المرضية في الأراضي المصرية)) أن الواقف للأرض من الأراضي: لا يخلو إما أن يكون مالكا لها من الأصل بأن كان من أهلها حين يمن الإمام على أهلها، أو تلقى الملك من مالكها بوجه من الوجوه أو غيرهما، فلا يخلو إما إن وصلت إلى يده بإقطاع السلطان إياها له أو بشراء من بيت المال من غير أن تكون ملكه، فإن كان الأول: فإن كان مواتا أو ملكا للسلطان صح وقفها، وإن كانت من حق بيت المال لا يصح.

(الدر مع الرد: كتاب الوقف، مطلب مهم في وقف الإقطاعات، ٦/٦٠٢، رشيدية)

عندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى فيزول ملك الواقف عنه إلى الله تعالى على وجه تعود منفعته إلى العباد.

(الفتاوى التاتارخانية: كتاب الوقف، ٥/٤٦٢، رشيدية)

لو وقف ضيعة غيره على جهات فبلغ الغير فأجازه جاز بشرط الحكم والتسليم أو عدمه على الخلاف الذي سنذكره، وهذا هو المراد بجواز وقف الفضولي.

(البحر الرائق: كتاب الوقف، ٥/٣١٤، رشيدية)

(وكذا في الهندية: كتاب الوقف، الباب الأول، ٢/٣٥٣، ٣٥٤، رشيدية)

ويكره تقليد الفاسق ويعزل به إلا لفتنة ويجب أن يدعى له بالصلاح

قوله: (ويكره تقليد الفاسق) ...... عند الحنفية: ليست العدالة شرطا للصحة فيصح تقليد الفاسق الإمامة مع الكراهة ...... ولكن يستحق العزل إن لم يستلزم فتنة: ويجب أن يدعى له. قال الرافعي: قول الشارح: (إلا لفتنة) أي لا إذا خيف حصول فتنة من عزله بسبب فسقه فلا يسعى في عزله لأن ضرر الفتنة فوق ضرر خلعه. اهـ سندي ......

فيكره لهم التقدم، ويكره الاقتداء بهم تنزيها.

(الدر مع الرد: كتاب الصلاة، باب الإمامة، ٢/٣٣٤، ٣٣٥، ٣٥٥، رشيدية) فقط

والله أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٤ / ٢ / ١٤٣٠ هـ

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
[illegible]

١ / ٥ / ١٤٣٠ هـ

دار الإفتاء جامعہ فاروقیہ کراچی